حکومت مدارس مذاکرات......حالیہ پیش رفت

قاری محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

دینی مدارس کا نظام دنیا کا سب سے بڑا اور منفرد رفاہی وفلاحی سسٹم ہے، جہاں لاکھوں بچوں کو نہ صرف تعلیم بلکہ تربیت، قیام وطعام اور علاج معالجہ کی مفت سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں۔ان مدارس نے دین اسلام کی ترویج واشاعت، اسلامی اقدار وروایات کے تحفظ اور تعلیم کے فروغ کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں لیکن بدقسمتی سے ہمارے ہاں کبھی بھی مدارس کی خدمات کی قدر کی گئی، نہ انہیں جائز مقام دیا گیا اور نہ ہی مدارس کے اساتذہ وطلبہ کو ان کے حقوق دیئے گئے۔

ہر حکمران نے مدارس پر کنٹرول حاصل کرنے اور مدارس کے سسٹم میں مداخلت کی کوشش کی لیکن اللہ رب العزت کے فضل وکرم اور مدارس کے باہمی اتحاد واتفاق نے ایسی تمام کوششوں کو ناکام بنادیا۔انتہائی نامساعد حالات اور کٹھن دور میں بھی دینی مدارس نے اپنی حریت فکر وعمل پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا اور یہ سب کچھ محض اس لئے تھا، تاکہ دینی مدارس مکمل آزادی سے قرآن وسنت کے حقیقی علوم نئی نسل تک منتقل کرسکیں۔

تاریخ کے مختلف ادوار میں مدارس کو ختم کرنے، ناکارہ بنانے یا حکومتی کنٹرول میں لینے کے لئے مختلف ہتھکنڈے آزمائے گئے۔ماضی قریب میں مدرسہ ریفارمز بورڈ کا قیام اور ماڈل مدارس کا منصوبہ ان حربوں کی دو ایسی مثالیں ہیں جو بہت بری طرح ناکامی سے دوچار ہوئیں اور دینی مدارس کے خلاف طاقت اور قوت کے استعمال کو پوری قوم نے بڑی شدت اور جرأت سے مسترد کردیا۔

ہم حکومتی نمائندوں کے ساتھ ہونے والے مذاکرات میں انہیں ہمیشہ یہ باور کروانے کی کوشش کرتے رہے کہ مدارس کی قوت وطاقت سے کنٹرول کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی کوئی متبادل سسٹم انہیں عضو معطل بنا سکتا ہے۔سابقہ حکومتوں کی طرح موجودہ حکومت کے ذمہ داران نے پہلے پہل تو مدارس کے بارے میں سرے سے لاتعلقی اور

اعراض کا رویہ اختیار کیا اور مدارس کے تمام نمائندہ وفاقوں کے قائدین سے ملاقات و مذاکرات کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی۔ کچھ عرصہ بعد جب مدارس کے بارے میں بیان بازی کا سلسلہ شروع ہوا تو وہ تمام اعلانات اور بیانات سابقہ حکمرانوں کی پالیسیوں اور غلط فہمیوں کا تسلسل دکھائی دینے لگے۔ ایسے میں مدارس اور قوم کی طرف سے صدائے احتجاج بلند ہوئی، میں نے وزیر اعظم پاکستان سے ڈیڑھ گھنٹہ ون ٹو ون طویل اور تفصیلی ملاقات کر کے انہیں عوامی تشویش اور اہل مدارس کے اضطراب سے آگاہ کیا اور یہ تجویز دی کہ دینی مدارس سے محاذ آرائی کی بجائے مفاہمت کا رویہ اختیار کیا جائے، چناں چہ کچھ برف پگھلی اور حکومتی نمائندوں اور اتحاد تنظیمات مدارس کے مابین مذاکرات کا آغاز ہوا۔

25 جون 2009ء کو وزارت داخلہ میں وفاقی وزیر داخلہ جناب عبدالرحمٰن ملک اور ان کے معاون افسران کے ساتھ مدارس کی مرکزی قیادت کی ملاقات ہوئی۔ وہ ملاقات کچھ زیادہ اچھے ماحول میں نہیں ہوئی، بلکہ میری وزیر داخلہ سے تلخی بھی ہوگئی۔ میں نے کہا ایک طرف تو مدارس کے غیر ملکی طلبہ کو این او سی، تمام سفری دستاویزات اور مکمل ویری فکیشن کے باوجود تنگ کیا جارہا ہے، مدارس کا ٹرائل ہورہا ہے، مدارس پر چھاپوں اور گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے، ایسے میں کیسے مذاکرات؟ اور کس قسم کی افہام وتفہیم؟ خیر مذاکرات بلکہ گلے شکوے ہوئے اور وہ ملاقات نشستن، گفتن اور برخاستن کا مصداق رہی اور ہم کچھ اچھا تاثر لے کر واپس نہیں لوٹے۔ اس موقع پر ہم نے محترم وزیر داخلہ کو تحریری شکل میں اپنا موقف، تجاویز اور مطالبات پر مشتمل ایک مراسلہ پیش کیا تھا۔ ہمارے اہم ترین مطالبات میں یہ بات شامل تھی کہ مدارس کی حریت وفکر عمل کو ہر قیمت پر برقرار رکھا جائے، مدارس کے تمام وفاقوں کو خود مختار امتحانی بورڈ کی شکل دی جائے، مدارس کی اسناد کو باقاعدہ تسلیم کیا جائے، مذاکرات کا سلسلہ زیرو پوائنٹ سے شروع کرنے کی بجائے سابقہ دور میں جو معاملات آپس میں طے پاگئے تھے، وہاں سے آگے شروع کیا جائے۔

29 ستمبر 2009ء کو شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صدر اتحاد تنظیمات مدارس کی قیادت میں وفاقی وزیر داخلہ کے ساتھ ہونے والی دوسری ملاقات میں ہم نے ایک مرتبہ پھر اپنے دیرینہ موقف کا اعادہ کیا۔ ہم نے سابقہ ملاقات کے موقع پر یہ بھی مطالبہ کیا تھا کہ مدارس چوں کہ تعلیمی اور تربیتی ادارے ہیں، اس لئے ان کے معاملات وزارت داخلہ کی بجائے وزارت تعلیم کے سپرد کئے جائیں، چناں چہ حالیہ مذاکرات میں پہلا مثبت تاثر تو ہمیں یہ ملا کہ نہ صرف وزارت داخلہ بلکہ وزارت مذہبی امور اور وزارت تعلیم کے سیکرٹری اور جوائنٹ سیکرٹری وزارت مذہبی امور وکیل احمد خان جو مدارس اور حکومت کے مابین ہونے والے گزشتہ پورے عشرے کے مذاکرات کا اہم حصہ رہے، انہیں بھی بطور خاص مدعو کیا گیا تھا اور سب سے اہم بات یہ تھی کہ مدارس کی قیادت سے ملاقات سے قبل حکومتی نمائندوں نے ضروری ہوم ورک مکمل کر رکھا تھا اور جناب وکیل احمد خان نے وفاقی وزیر داخلہ اور دیگر افسران کو

مدارس کے ساتھ ہونے والے مذاکرات اور معاملات کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دے رکھی تھی۔ یوں ہمارا کام بہت آسان ہو گیا اور حکومتی نمائندوں کو اپنی بات سمجھانے اور ان سے اپنے مطالبات منوانے میں ہمیں زیادہ مشکل پیش نہیں آئی۔ اس موقع پر وفاقی وزیر داخلہ نے صاف لفظوں میں کہا کہ ہم مدارس میں کسی قسم کی مداخلت کا ارادہ نہیں رکھتے بلکہ مفاہمت کے خواہاں ہیں۔ انہوں نے مدارس کے پانچوں وفاقوں کو باقاعدہ بورڈ کی شکل دینے کا اعلان کیا۔ اس سلسلے میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو مدارس کے پانچ اور تین حکومتی نمائندوں پر مشتمل ہے۔ وفاقی وزیر داخلہ خصوصی طور پر اس کی نگرانی کریں گے۔ یہ کمیٹی آئندہ چند روز میں اس حوالے سے باقاعدہ کام کا آغاز کرے گی۔ اس موقع پر زبانی اور اصولی طور پر مدارس اور حکومت کے مابین درج ذیل امور پر اتفاق رائے ہو گیا۔ (۱) وفاق المدارس اور مدارس کی دیگر چاروں تنظیمات کو آغا خان بورڈ کی طرز پر الگ الگ خودمختار امتحانی بورڈ کا درجہ دیا جائے گا اور ان کی اسناد باقاعدہ طور پر تسلیم کی جائیں گی۔ (۲) تمام وفاق اپنے دینی نصاب کے ساتھ ساتھ مرحلہ وار میٹرک اور انٹرمیڈیٹ سطح تک عصری علوم کو بھی نصاب میں شامل کریں گے۔ (۳) عصری مضامین یعنی انگریزی، سائنس، مطالعہ پاکستان، ریاضی اور اُردو وغیرہ کا نصاب مدارس خود تیار نہیں کریں گے بلکہ من وعن سرکاری نصاب پڑھائیں گے۔ (۴) اساتذہ کی تقرری، ترقی اور انتخابات سمیت جملہ اُمور مدارس کے دائرہ اختیار میں ہوں گے۔ تاہم عصری مضامین کی تدریس کے لئے اساتذہ کے انتخاب کے موقع پر سرکاری طور پر مقررہ معیار اور تعلیم کو ہی ملحوظ رکھا جائے گا۔ (۵) دینی نصاب میں حکومت کی طرف سے کسی قسم کی مداخلت نہیں ہوگی۔ (۶) پانچوں وفاقوں اور حکومت کے مابین رابطے اور عصری علوم کے امتحانات اور معیار تعلیم کے جائزہ کے لئے ایک مشترکہ فورم قائم کیا جائے گا جس کا نام فی الحال طے نہیں پایا اور اس فورم میں پانچوں وفاقوں کے نمائندوں کے علاوہ حکومتی نمائندے بھی شامل ہوں گے۔ اس فورم کی حیثیت ایک مشاورتی ادارے کی ہوگی۔ اس مجوزہ منصوبے کا مسودہ تیار ہونے کے بعد مدارس کی تمام نمائندہ تنظیمیں جہاں اپنی اپنی مجالس عاملہ سے اس کی منظوری لیں گی وہیں مدارس کی قیادت صدر مملکت اور وزیر اعظم پاکستان سے ملاقات و مذاکرات بھی کرے گی۔ بعد ازاں اس مسودہ کو باقاعدہ پارلیمنٹ میں پیش کر کے اس کو آئینی اور قانونی حیثیت دی جائے گی۔

یہ ہے مدارس اور حکومت کے مابین ہونے والے حالیہ مذاکرات اور معاملات کی اب تک کی پیش رفت جو الحمدللہ صحیح سمت میں رواں دواں ہے۔ اللہ کرے کہ آئندہ کے معاملات بھی اسی طرح باہمی افہام و تفہیم سے زمینی حقائق، دینی، عوامی اور ملکی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے خوش اسلوبی سے طے پا جائیں۔

☆☆☆